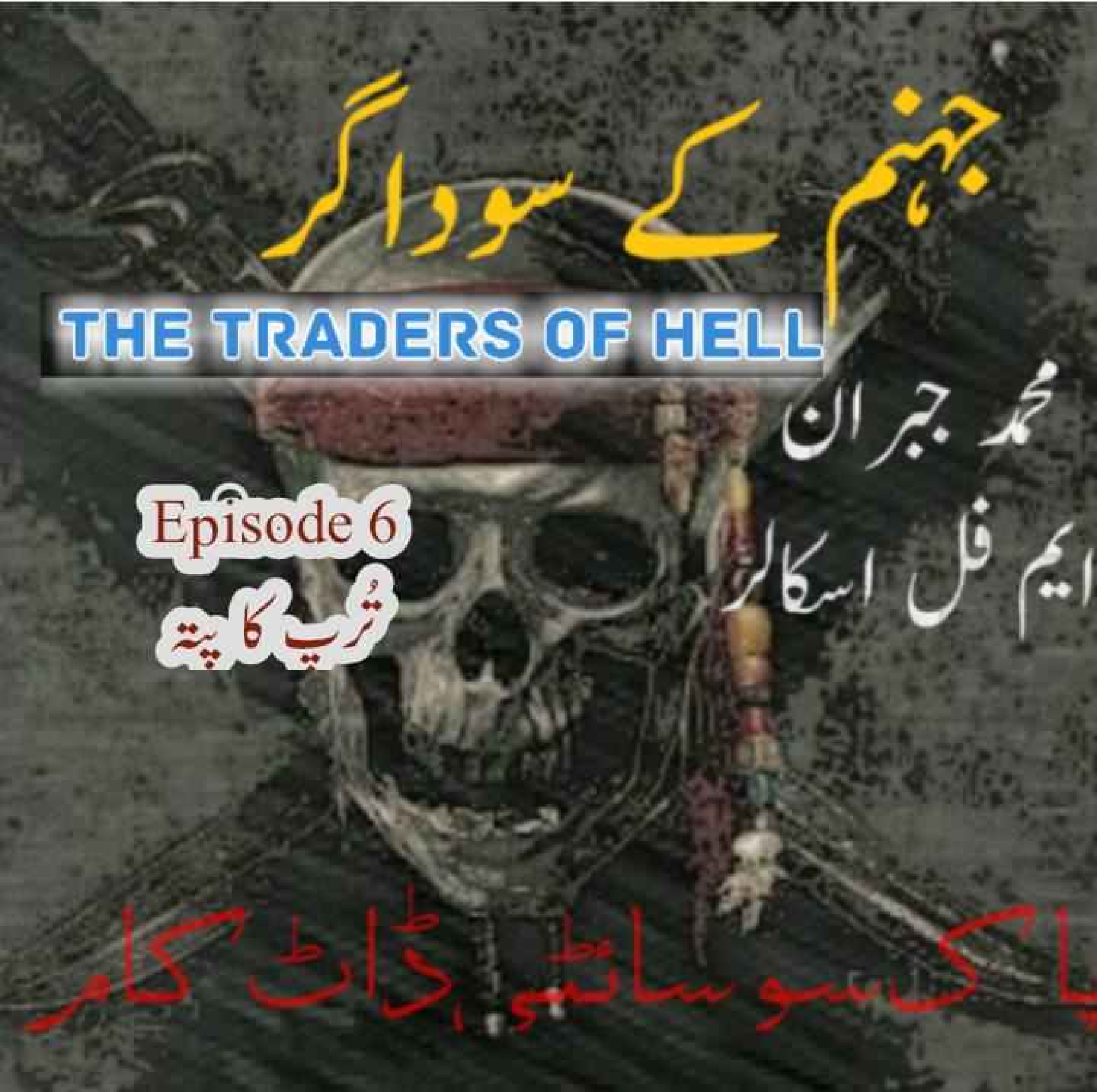
جہنم کے سوداگر
THE TRADERS OF HELL
محمد جبران
ایم فل اسکالر
Episode 6
ترپ کا پتہ
پاکسوسائٹی ڈاٹ کام

http://paksociety.com

تڑپ کا پتہ (چھٹی قسط)

تہہ خانے کا منظر ہی ایسا تھا جسے دیکھ کر ہم دونوں کی حالت غیر ہو رہی تھی۔ ہمارے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ ہماری گفتگو کے دوران ساری بازی پلٹ جائے گی۔ میرا منہ بے اختیار گول ہوا اور پھر اس میں سے سیٹی نکل گئی جبکہ مرزا منصور کی تو چیخ ہی نکل گئی اس کے سر کے بال بھی کھڑے ہو گئے تھے۔ اسکرین پر ہمارے چار ہونہار جوانوں کی لاشیں تہہ خانے کے فرش پر پڑی ہوئی ہمارا منہ چڑا رہی تھیں اس کے علاوہ عابد گینگ کے جو افراد عابد اور ڈیوڈ کے ساتھ آئے تھے وہ لوگ بھی اپنی اپنی زندگی کی بازی ہار چکے تھے۔ جبکہ عابد ڈان اور ڈیوڈ انتہائی محتاط انداز میں تہہ خانے کے زینے چڑھتے ہوئے اپنے ہاتھوں میں نغمے اگلتے ہوئے ہتھیار تھامے تہہ خانے کا دروازہ کھول کر اوپر داخل ہو رہے تھے۔ یہ منظر واقعی حیران کن تھا کیونکہ پیرالائز ہونے کے بعد ان کے جسموں میں اس قسم کی حرکتیں اور چستیاں ہونا سمجھ سے باہر تھیں۔ بظاہر یہی گمان کیا جا سکتا تھا کہ وہ اب تک پیرالائز ہونے کا ڈرامہ کرتے رہے تھے اور انہوں نے اس کا توڑ لیبارٹری میں داخل ہونے سے قبل ہی کر دیا تھا۔ یہ تمام سچوئیشن دیکھ کر تو مرزا منصور کی تمام پلاننگ ہی احمقانہ لگ رہی تھی کیونکہ وہ نہ صرف صحیح سلامت تھے بلکہ اب مکمل بارود بن کر ہم پر پھٹنے والے تھے۔

مرزا منصور نے سب سے پہلے مصنوعی لیبارٹری میں خطرے کا الارم بجا دیا پھر اس کے ساتھ ہی اس نے دراز میں ہاتھ ڈال کر ایک ریوالور میری طرف پھینکا جسے میں نے اپنے دونوں ہاتھوں سے کیچ کر لیا اور دوسرا ریوالور اس نے اپنے ہاتھوں میں سجا لیا۔ اس کے بعد وہ پھرتی کے ساتھ ٹیبل کی دوسری طرف سے گھوم کر میرے پاس آیا اور مجھے آئی کوڈ میں ایک میسج دینے کے بعد وہ دروازہ کھول کر راہداری میں داخل ہو گیا۔ میں نے بے اختیار اپنا ہاتھ سر پر پھیرا اور ایکشن میں آنے کے لئے تیار ہو گیا۔ میں اپنی گرفت ریوالور پر مضبوط کرتا ہوا باہر نکلا اور مرزا منصور کے پیچھے ہو لیا۔ شیطان کی آنت کی مانند اس طویل راہداری میں پہلے کی طرح نہ بند نہ

http://paksociety.com

http://paksociety.com

بندے کی کوئی ذات تھی البتہ خطرے کے الارم کی آواز پوری شدت کے ساتھ اس لیبارٹری کے سوئے ہوئے باسیوں کو جگا رہی تھی۔ مگر بظاہر تو یہی لگتا تھا کہ مجال ہے کہ ان کے کانوں پر جوں بھی رینگی ہو۔

مرزا منصور اپنی ریوالور اپنی چھاتی کے ساتھ لگائے نہایت محتاط انداز میں تیز تیز چل رہا تھا، میں بھی اس کی پیروی کرتے ہوئے اسی انداز میں چلے جا رہا تھا۔ دیکھتے ہی دیکھتے اس نے ایک کمرے کے دروازہ پر رک کر پوری شدت کے ساتھ اپنی لات گھمائی تو وہ ایک دھماکے سے کھلا اور اس کے ساتھ ہی ایک گولی سنسناتی ہوئی اس کے پاس سے گزرتے ہوئے اس دروازے کے عین مقابل ایک اور کمرے کے دروازے میں جا کر پیوست ہو گئی۔ اس نے فوراً اپنے آپ کو سمیٹا اور دروازہ کے ساتھ لگ کر کھڑا ہو گیا۔ میں اب اس کے بالکل پاس آ گیا تھا۔ ہم دونوں اب کندھے کے ساتھ کندھا ملائے کھڑے تھے مگر اچانک ماحول پر گہری خاموشی طاری ہو گئی۔ الارم بھی مسلسل بجنے کی وجہ سے تھک کر اچانک ہی خاموش ہو گیا تھا اور اس کی خاموشی کے ساتھ ہی ہمارے کانوں میں عجیب سے سیٹیاں بجنے لگیں۔

یہ لیبارٹری اب مجھے مصنوعی سے زیادہ آسیب زدہ لگنے لگی تھی۔ پہلے میں نے مرزا پر گھٹن محسوس کرنے کا طعنہ مارا تھا مگر اب مجھے خود یہاں پر گھٹن محسوس ہو رہی تھی۔ جس کہانی کا صبح سے چرچا تھا کہ اس کا ڈراپ سین ہو گیا لگتا مگر تھا کہ ابھی تک نہیں ہوا اور قارئین کو ابھی پردہ گرنے کا مزید انتظار کرنا تھا۔ وہ انتظار طویل بھی ہو سکتا تھا اور مختصر بھی میرا ذہن تیزی سے چل رہا تھا اور پھر ایک خیال کے آتے ہی میں نے ایک دم سے زمین پر چھلانگ لگائی اور رول ہوتا ہوا میں جوں ہی دروازہ کے سامنے آیا دو تین گولیاں شاں کی آواز کے ساتھ میرے بدن کو ہلکا سا چھوتے ہوئے نکل گئیں۔ ایک گولی ٹھیک میرے ساتھ زمین پر لگی تھی جبکہ دو مجھے چھوتے ہی دور نکل گئی تھیں اور میں بچ گیا تھا۔ خیر میں فوراً ہی اچھلا اور دروازے کی دوسری سائیڈ پر مرزا منصور کے بالکل سامنے کھڑا ہو گیا۔ اب ہمارے درمیان محض دروازہ ہی رہ گیا تھا اور خاموشی۔۔۔۔ دروازہ بھی ایسا جس سے ہر لمحہ موت جھانک رہی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

اسے تو میں لاکھوں میں پہچانتا تھا یہ ڈریگن گروپ کا سربراہ میجر ڈریگن تھا اور ڈیوڈ نے کرنل اشر کو رہا کرواتے ہوئے اسی گروپ کا

ہیڈ کوارٹر تباہ کر دیا تھا۔ اس دوران ڈیوڈ نے میجر ڈریگن کی بھی خوب ٹھکائی بھی لگائی تھی اس کی ہڈی پسلی ایک ہو گئی تھی۔ دراصل ہوا کچھ یوں تھا کہ کرنل اشر کو ایک مشن کے دوران ڈریگن گروپ کے جاسوسوں نے لندن ائیر پورٹ سے اغوا کر لیا تھا جس کے بعد وہ اسے روس لے گئے تھے۔ کرنل اشر کے ہاتھ ایک بہت ہی اہم روسی راز برطانیہ لگ گیا تھا جس کے بعد اس کی خواہش تھی کہ وہ ڈریگن گروپ کو اس کے ذریعے بلیک میل کرے۔ وہ راز ایک مائیکرو فلم کی صورت میں تھا جسے وہ پہلے ہی ڈیوڈ کے ہاتھ امریکہ بھجوا چکا تھا اور خود وہ ضروری کام میں الجھے ہونے کی وجہ سے وہیں رکا رہا۔ اسی چکر میں اس کو اغوا کر لیا گیا تھا۔ ڈریگن گروپ جو روس کا مانا ہوا ٹاپ سیکرٹ گروپ تھا انہوں نے کرنل اشر کو میجر ڈریگن کے حوالے کر دیا تھا۔ جہاں پر میجر ڈریگن نے اسے خوب ٹارچر کیا تھا۔ لیکن اس کہانی کی سب سے کمال بات یہ تھی کہ ڈیوڈ نہ صرف وہ مائیکرو فلم اپنے ہیڈ کوارٹر امریکہ چھوڑ کر آیا تھا بلکہ واپسی پر وہ خفیہ طور پر روس پہنچا اور پھر اس نے ڈریگن گروپ کا ہیڈ کوارٹر جو ناقابل تسخیر سمجھا جاتا تھا وہ ٹریس کیا اور پھر نہ صرف کرنل اشر کو اس نے وہاں سے رہا کروایا تھا بلکہ ڈریگن گروپ کا ہیڈ کوارٹر بھی تباہ کر دیا۔ جس سے اس گروپ کا ناقابل تلافی نقصان ہوا تھا اس وقت ڈریگن نے خفیہ راستے سے بھاگ کر اپنی جان بچائی تھی۔ اس دن کے بعد یہ گروپ زیر زمین چلا گیا تھا اور اب اچانک یہ ظاہر ہو رہا تھا جو کسی بھی طوفان کا پیش خیمہ ثابت ہو سکتا تھا۔

اب بازی پلٹ چکی تھی جو چال وہ چلتا اس کا ہمیں جواب دینا تھا۔ فرق صرف اتنا تھا کہ ڈیوڈ کی جگہ وقار علی جان تھا اور ڈیوڈ کی روح تو اب فضائوں میں ہی کہیں بھٹک رہی تھی۔ میجر ڈریگن نے اس وقت گرے کلر کی فلیٹ ہیٹ پہنی ہوئی تھی اور اسی مناسبت سے اس نے اوور کوٹ اور اندر تھری پیس سوٹ پہن رکھا تھا۔ اس نے جیب سے پائپ نکالا اور اس کے ساتھ ہی ایک ڈبیہ بھی نکال لی۔ اس کے بعد وہ میرے سامنے تھوڑا سا جھکا اور مجھے گھورتے ہوئے کہنے لگا۔

"کیا حال ہیں ڈیوڈ؟ بڑے عرصے بعد ملاقات ہو رہی ہے۔ سگریٹ پیو گے؟۔۔۔۔۔۔۔ تمہاری پروفائل دیکھ کر اندازہ ہوا کہ تم چین اسموکر ہو۔ ویسے زیادہ خوش مت ہونا تمہیں میں صلاح نہیں کر رہا بس تمہارے اندر آگ لگا رہا ہوں۔۔۔ ہاہاہا" اس نے ایک زور دار قہقہہ لگایا اور پھر اپنے پائپ کو اپنے ہاتھوں میں گھمانا شروع کر دیا کبھی ایک ہاتھ میں تو کبھی دوسرے ہاتھ میں اس دوران وہ مجھے تیز نظروں سے گھورتا بھی جا رہا تھا۔ اس سے قبل اس نے تمباکو والی ڈبیہ اپنے پاس کھڑے ہوئے آدمی کو پکڑا دی تھی جب اس کے دونوں ہاتھ فارغ ہوئے تو ہی اس نے اسی قسم کی حرکتیں شروع کر دیں۔ پھر اس نے اپنے آدمی کی مدد سے اپنے پائپ میں تمباکو

http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com

یہ شمارہ پاک سوسائٹی ڈاٹ کام نے پیش کیا ہے

پاک سوسائٹی خاص کیوں ہیں:-

- ہائی کوالٹی پی ڈی ایف
- ایک کلک سے ڈاؤنلوڈ
- کتاب کی مُختلف سائزوں میں اپلوڈنگ
- ایڈ فری لنکس
- ڈاؤنلوڈ اور آن لائن ریڈنگ ایک پیج پر
- ناولز اور عمران سیریز کی مُکمل رینج

Click on http://paksociety.com to Visit Us

پاک سوسائٹی کو فیس بُک پر جوائن کریں http://fb.com/paksociety

پاک سوسائٹی کو ٹوئٹر پر جوائن کریں http://twitter.com/paksociety1

پاک سوسائٹی کو گُوگل پلس پر جوائن کریں https://plus.google.com/112999726194960503629

ہمیں وزٹ کرنے کے لئے ہمارا ویب ایڈریس براوزر میں لکھیں یا گُوگل میں پاک سوسائٹی تلاش کریں۔

اپنے دوست احباب اور فیملی کو ہماری ویب سائیٹ کا بتا کر پاکستان کی آن لائن لائبریری کا ممبر بنائیں۔

اِس خوبصورت ویب سائٹ کو چلانے کے لئے ہر ماہ کثیر سرمایہ درکار ہوتا ہے، اگر آپ مالی مدد کرنا چاہتے ہیں تو ہم سے فیس بک پر رابطہ کریں۔۔۔

ہمیں فیس بک پر لائک کریں اور ہر کتاب اپنی وال پر دیکھنے کے لئے امیج پر دی گئی ہدایات پر عمل کریں:-

http://paksociety.com

بھرا اور اس کے ساتھ ہی موجود دوسرے آدمی سے اس نے لائٹر کی مدد سے آگ لگوائی اور پھر پائپ منہ میں رکھ کر اس نے بھرپور کش لگا کر دھواں فضا میں چھوڑ دیا۔

"بہت خوب میجر ڈریگن! اچھا ٹرکا لگا لیتے ہو ہاتھ میں پائپ اور صلاح تم سگریٹ کی کر رہے ہو بھئی کمال ہے ویسے۔ لیکن تمہاری پرو فائل میں تو میں نے یہ پڑھا ہے کہ تم یاروں کے یار ہوا نہیں کبھی تم دھوکہ نہیں دیتے۔ روکھی صلاح تو تم بالکل بھی نہیں کرتے ــــــــــــ نا۔۔۔نہ "میں نے اس کے رعب میں آئے بغیر اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر نہایت مطمئن انداز میں کہا تو وہ میری بات سن کر ایک بار پھر سے قہقہہ لگا کر ہنس پڑا۔ اس مکروہ ہنسی میں اس کے چہرے پر پڑنے والی پھٹکار میں مزید اضافہ ہو گیا تو اب وہ پکا بُل ڈاگ لگنے لگا تھا، اس پر اپنے پیلے دانتوں کا تڑکا اس کی شخصیت کو مزید قابل نفرت بنا رہا تھا۔

"آہا۔۔۔۔بہت خوب اچھا لگا تمہارا یہ انداز، تمہاری پروفائل میں صرف تمہاری فائٹ کے چرچے ہی بیان نہیں ہوئے بلکہ تمہاری گفتگو کا سلیقہ بھی خوب پھلجھڑیاں لگا کر بیان سے ہوا ہے۔۔۔۔ویری گڈ جیسا لکھا تھا تمہیں ویسے ہی تمہیں پایا۔۔۔مل کر خوشی ہوئی، ویسے کیا خیال ہے تمہارے کرنل اشر کو تمہاری رتی برابر بھی فکر ہے؟ کیا وہ تمہاری خاطر تمہارے پیچھے آئے گا؟ جیسے تم دوڑے دوڑے پاگلوں کی طرح اس کے پیچھے پیچھے آئے تھے؟ اور مجھے اور میرے گروپ کو نا قابل تلافی نقصان پہنچایا تھا؟؟"اس نے پہلے تو میری تعریف کی اور پھر دانت پیستے ہوئے اپنی گزشتہ ناکامی کا حال بیان کرتے ہوئے پہلا پتہ پھینکا۔

"سیکرٹ سروسز کی اس بے رحم دنیا میں کس کو کس کی کتنی پرواہ ہوتی ہے جناب ڈریگن جی یہ تم بھی خوب اچھی طرح سے جانتے ہو کوئی تازہ تازہ اس دنیا میں تو وارد نہیں ہوئے ناں؟ آخر تم نے جو اپنے چہرے سے بھی بڑی مونچھیں اپنے چہرے کی زینت بنا رکھی ہیں جن کا کل وزن تمہارے اپنے وزن سے بھی زیادہ ہو گا اور جس کی دہشت کی وجہ سے تمہارا اپنا منہ بھی اب کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہیں رہا۔ پھر یہ خام خواہ تو تم نے نہیں رکھی ناں لازماً اس کے پیچھے برسوں کی تپسیا شامل ہو گی ایک عمر گزاری ہے تم نے اس فلیڈ میں۔ اب تک ہر بازی کھیل کر جیت اور ہار چکے ہو گے پھر بھی اتنے بھولے بن رہے ہو۔۔۔۔۔ تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ میں ایک معمولی سا مہرہ ہوں کرنل اشر آخر میری خاطر اتنا خجل خوار کیوں ہو گا؟۔۔۔"میں نے بھی اپنی عادت سے مجبور اس کی ٹھیک ٹھاک درگت بناتے ہوئے کہا۔

http://paksociety.com

''دیکھو ڈیوڈ مجھے تم کا کانہ سمجھو۔۔۔۔۔۔ جس طرح تم اپنی باتوں سے مجھے گھمانے کی کوشش کر رہے ہو میں اتنی آسانی سے تمہاری باتوں میں نہیں آنے والا اس کی خاطر تمہیں مزید محنت کرنا ہو گی۔ تم وہ ہیرا ہو جس کی خاطر ڈیوڈ اپنی پوری بلیک ڈائمنڈ فورس بھی داؤ پر لگا دیگا اور تمہیں بچانے کی خاطر اسے اپنے سر کے بل بھی چل کر آنا پڑا تو وہ ایسا بھی کرے گا۔ مگر تمہیں کبھی بھی اپنے ہاتھوں سے نکلنے نہیں دے گا، تم اس کی سب سے بڑی کمزوری ہو صرف اس لئے نہیں کہ تم نے اسے میرے چنگل سے چھڑایا تھا بلکہ اس لئے کہ تمہاری وجہ سے اُس کی ایجنسی کا نام ہے کوئی لوگوں میں دھاک بیٹھی ہوئی ہے۔ اگر تم نہیں رہے تو اس کی ایجنسی جھاگ کی طرح بیٹھ جائے گی۔۔۔۔۔ اور میں تمہاری ہر رگ سے اچھی طرح واقف ہوں۔ تمہاری ہر چال کو خوب سمجھتا ہوں زیادہ ہوشیار بننے کی کوشش نہ کرو ورنہ تمہارے ڈیتھ وارنٹ پر میں خود تمہارے خون سے دستخط کروں گا اور تم نے مجھ پر جتنا تشدد کیا تھا وہ مجھے ابھی تک نہیں بھولا ہے اسی حساب سے تمہارے جسم کے اتنے ٹکڑے کروں گا کہ تم بھی انہیں نہیں گن سکو گے۔۔۔ سمجھے؟''

اسے میری باتیں اس قدر ناگوار گزری تھیں کہ اس کا پارہ سوا نیزے پر چلا گیا تھا اور قریب تھا کہ وہ پھٹتا اور اپنے ساتھ مجھے بھی لے جاتا۔ میں نے بھی اس پر جواباً نفسیاتی داؤ کھیلنے کی سوچی اور عرض کی۔

''آزما کر دیکھ لو اتنے غصیلے کیوں ہو رہے ہو؟ چالیس اس وقت تمہارے ہاتھ میں ہیں، جیسے چاہو تم انہیں استعمال کر لو اور میں تمہارے سامنے بے بس بیٹھا ہوں۔ یہ میدان ہے اور گھوڑے کی لگام بھی تمہارے ہاتھ میں ہے اسے جیسے چاہے دوڑا لو۔ میں پھر وہی بات دہراؤں گا کہ میں ایک معمولی سا سیکرٹ ایجنٹ ہوں اپنے باس کے اشارے پر چلنے والا ایک عام سے کارکن اور بس اس سے زیادہ میری کوئی حیثیت نہیں۔۔۔۔۔ یہ ہیرا ویرا میں تمہارا نظروں میں ہوں گا اپنی ایجنسی کی نظروں میں نہیں مجھے وہ تب تک استعمال کرتی رہے گی جب تک میرے بازوؤں میں جان ہے اس کے بعد وہ مجھے ٹشو پیپر کی طرح پھینک دے گی۔ میری خاطر وہ اپنا سر کسی بھی دلدل میں نہیں ڈالے گی البتہ تمہیں ضرور مجھ سے خوف زدہ ہونا چاہیے کیونکہ اس سے قبل بھی میں صرف تمہاری نہیں تمہارے سمیت تمہارے پورے گروپ کی اینٹ سے اینٹ بجا چکا ہوں مجھے وہی عمل دوبارہ دہرانے میں زیادہ دیر نہیں لگے گی۔۔۔''

''تم نے کہہ دیا اور میں نے مان بھی لیا۔ تم اب تک مجھے بہت ایزی لے رہے ہو یہ جانتے ہوئے بھی کہ میری پروفائل میں یہ لکھا ہوا ہے کہ میں بھیڑیئے سے زیادہ سفاک ہوں اور انسانی جان کی بوٹی بوٹی کرنا میرے ایمان کا حصہ ہے۔ مجھ سے بڑا درندہ تمہیں

http://paksociety.com

شاید اس پوری زمین پر نہیں ملے گا۔ تم جیسے ایجنٹوں کی میرے سامنے پتلونیں گیلی ہو جاتی ہیں اور گھگھی بندھی ہوتی ہے ان کی۔ کیونکہ میرے نزدیک کسی انسان کی کوئی وقعت نہیں ہے۔ اگر تم اس روش سے باز نہ آئے اور ان قریب تم نے اپنے آپ کو راہ راست پر نہ ڈالا تو تم اس روم میں موجود دیگر قیمتی لوازمات پہلے ہی دیکھ چکے ہوئے ہو۔ اگر تمہاری نظروں سے وہ سب کچھ نہیں گزرا تو ایک بار پھر سے دیدے پھیلا کر اچھی طرح سے سب کچھ دوبارہ دیکھ لو۔ خوب تسلی کر لو کیونکہ شاید بعد میں تمہارے پاس اتنا وقت بھی نہیں رہے اور یہ سب کچھ میں نے محض تمہاری خاطر نمائش کے لئے نہیں رکھے انہیں ٹیسٹ بھی کرنا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ تم اِن ہٹے کٹے جوانوں کو بھی دیکھ لو یہ بھی ویسے ہی میرے ساتھ تم سے سلام دعا کرنے نہیں آئے اور نہ ہی میں انہیں تمہاری دیدار کی خاطر لایا ہوں یہ ضرورت پڑنے پر درندہ بن کر تم جیسے حقیر کیڑے مکوڑے نما انسانوں کی کھالیں ادھیڑنا بھی جانتے ہیں۔۔"

ایک دم سے اس کی ذہنی رو بھٹک کر بگڑ گئی تھی اور وہ بری طرح سے بپھر گیا تھا۔ اس کی آنکھوں سے شعلے اور کانوں سے دھوئیں نکل رہے تھے۔ اس کی پروفائل میں جہاں اس کی دیگر کئی خصوصیات میں نے پڑھی تھیں وہیں ایک جگہ خاص طور پر یہ بھی لکھا ہوا تھا کہ بیٹھائے بٹھائے اس کے دماغ کی سوئی بارہ بجادیتی تھی اور پھر یہ اپنے اختیار اور کنٹرول سے باہر نکل کر واقعی درندہ بن جاتا تھا۔ اس کا پارہ انتاہائی ہو جاتا تھا کہ خود اگر اسے کوئی درندہ دیکھ لے تو وہ بھی شرما جائے۔

"میجر صاحب اتنا غصہ کرنے کی کیا ضرورت ہے میں نے تو جو حقیقت تھی وہ آپ کے سامنے پوری طرح سے کھول کر رکھ دی، آپ کو تو صرف جھوٹ سے نفرت ہے پھر یہ سچ سن کر اس قدر آپے سے باہر کیوں ہوتے جارہے ہیں ابھی تو ہمارے گفتگو شروع ہی ہوئی ہے نہ جانے عشق کے امتحان آگے کون کون سے آئیں؟ آپ تو پہلے ہی میدان ہار بیٹھے ہیں۔ مانا کہ سچ کڑوا ہوتا ہے مگر ایسا بھی کیا کہ آپ کے دماغ میں لال بتی ہی جل گئی۔ لیکن مسٹر ڈریگن اگر تم اسی طرح غصہ کرتے رہو گے تو میں تمہیں مزید تاؤ دلاؤ نگا تا کہ تمہارا دماغ واقعی لال پیلا ہو جائے پر یہ دھمکیاں دینے سے کچھ نہیں ہو گا جو کرنا ہے کر گزرو مرد بنو ڈریگن مرد۔ ہنٹر اٹھاؤ اور شروع ہو جاؤ انتظار کس بات کا کر رہے ہو؟؟ بلکہ میں تو کہتا ہوں کہ ان کو بھی کیوں زحمت دیتے ہو خود ہی شروع ہو جاؤ ذرا ہم بھی دیکھیں "تمہارے زورِ بازو میں کتنا دم ہے یا بس صرف بڑ کیں ہی لگا سکتے ہو؟

"ہاہاہا۔۔۔۔ صحیح کہا تم نے غصہ اپنے وقت پر ہی اچھا لگتا ہے گڈ شو مسٹر ڈیوڈ تم نے میری زندگی کے فلسفے کے عین مطابق بات کی ہے کہ غصہ جتنا آرہا ہو وہ وقت پر اچھی طرح سے نکال دینا چاہے۔ نا کم نہ زیادہ اس معاملے میں میں کافی انصاف پسند واقع ہوا ہوں

http://paksociety.com

۔کسی کا حق نہیں مارتا اصول اور ضابطے کے مطابق ہی میرے سر کا سورج سوا نیزے پر چڑھتا ہے۔ابھی تمہارے حصے کی ٹھکائی بھی ادھار رہتی ہے بے فکر رہو وقت آنے پر وہ حساب بھی بے باک کر دوں گا تمہارا حق بھی تمہیں پورا پورا ملے گا۔میں اس قسم کی کوئی چیز ادھار نہیں رہنے دیتا اس میں بھی تم میرا انصاف ضرور دیکھ لوگے۔۔۔اچھا باقی باتیں تو ہوتی رہیں گیں اس سے قبل تمہارے لئے ایک گفٹ ہے۔۔کیا خیال ہے ابھی اسے دیکھنا پسند کرو گے؟"

"عجیب بے تکی بات کرتے ہو مسٹر ڈریگن میں نے تمہیں پیٹتے ہوئے کوئی انصاف نہیں برتا تھا اور نہ ہی میں اس معاملے میں کسی بھی قسم کے انصاف کرنے کا قائل ہوں۔میں سانپ کو اس کے سر ابھارنے سے قبل ہی اس کے بل میں مارنے کا قائل ہوں اور اسی اصول کے تحت چلتا ہوں۔تمہیں یہ اچانک انصاف کہاں سے یاد آگیا؟ ہنٹر اٹھاؤ اور شروع ہو جاؤ اِدھر اُدھر کی نہ ہانکو اور جہاں تک گفٹ کا تعلق ہے جب بعد میں بھی دیکھنا ہے تو پھر دیر کس بات کی اور انتظار کس چیز کا؟ میرے خیال میں تمہیں دکھا دینا چاہیے۔"اس دوران وہ پائپ سے گہرے گہرے کش لیتا رہا اور میری باتوں کا تو جیسے اس پر کوئی اثر ہی نہیں ہو رہا تھا۔وہ ڈھیٹ ہونے کے ساتھ ساتھ بے عزتی پروف بھی لگتا تھا۔میں چاہتا تھا کہ جو کام اس نے بعد میں کرنا ہے وہ ابھی کرلے، جس بدلے کی آگ میں کب سے جل رہا تھا اس کی وہ خواہش پوری ہو جانی چاہیے۔تاکہ جب وہ اپنے تمام پتے کھیل چکے تو پھر میں اسے اپنے پتے شو کرواؤں۔مگر وہ گیم اپنے حساب سے کھیلنا چاہ رہا تھا میری پچ پر آکر کھیلنے کے لئے تیار ہی نہیں تھا۔میری بات ختم ہونے تک اس کے پائپ کا تمباکو بھی ختم ہو چکا تھا اس نے ایک دو آخری کش دل کو ٹھنڈک پہنچانے کی غرض سے لگائے اور پھر اسے اپنے پاس کھڑے آدمی کے حوالے کرتا ہوا دوبارہ سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔چند لمحے وہ مجھے گھورتا رہا جیسے مجھے اندر ہی اندر تول رہا ہو۔اس کے وجود کا زہر اس کی آنکھوں سے ظاہر ہو رہا تھا وہ بظاہر میرے جسم میں محض اپنی نظروں سے ہی داخل کرنا چاہتا تھا۔پھر اس نے اپنی کوٹ کی اندرونی جیب سے میرا موبائل فون نکال لیا اور پھر مسکراتے ہوئے مجھے دیکھنے لگا۔کچھ دیر بعد اس نے موبائل اپنے ہاتھوں میں اچھال اچھال کر میری دھڑکنوں کو تاؤ دکھانے لگا کہ آیا مجھ پر بھی اس کا اثر ہوتا بھی ہے یا نہیں۔میرے چہرے پر نہ کوئی رنگ آیا اور نہ ہی گیا بلکہ ہمیشہ کی طرح سپاٹ ہی رہا۔مجھے اطمنان سے بیٹھا دیکھ کر وہ کچھ دیر اندر ہی اندر پیچ و تاب کھانے لگا اور پھر اس نے بے چینی سے پہلو بدلتے ہوئے مجھے کہا۔

"کیوں مسٹر ڈیوڈ عرف کرنل اشر کے ہونہار ہیرے اسے پہچانتے ہو تم؟"

http://paksociety.com

http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام پر موجود آل ٹائم بیسٹ سیلرز:-

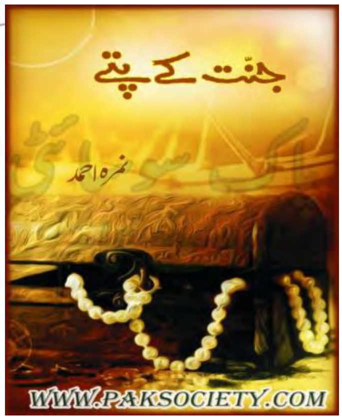

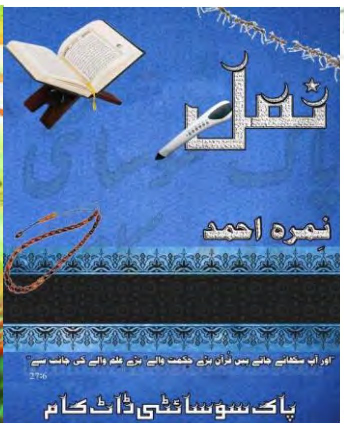

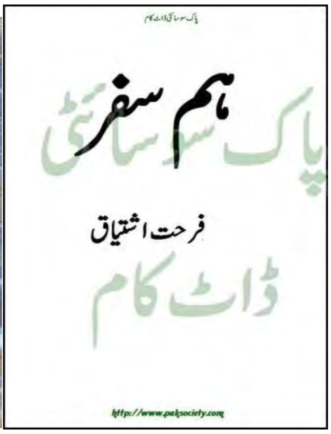

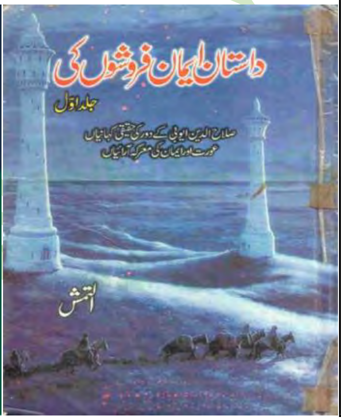

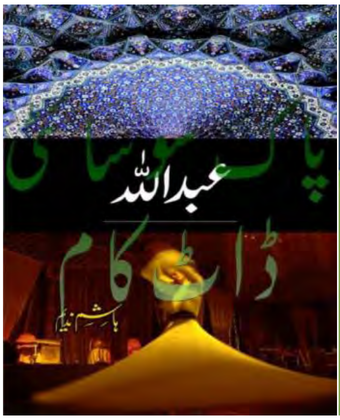

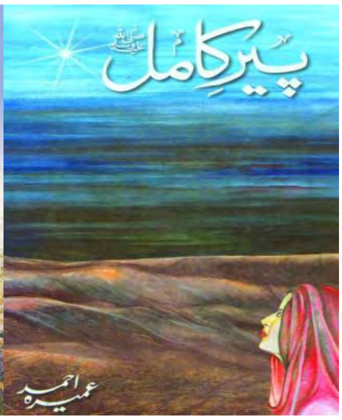

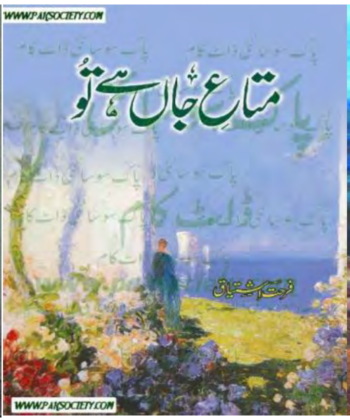

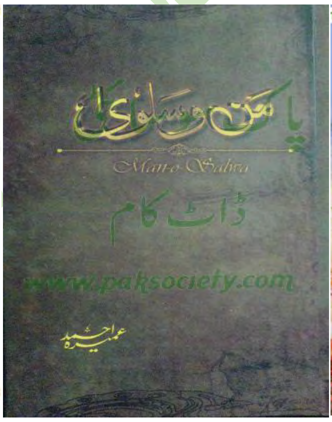

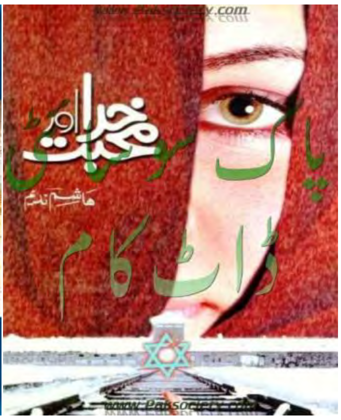

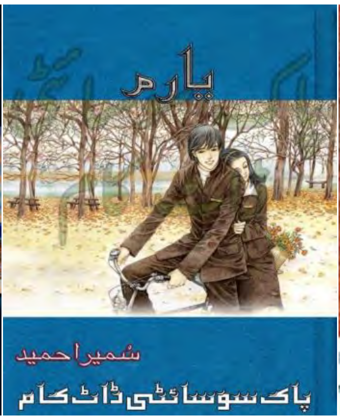

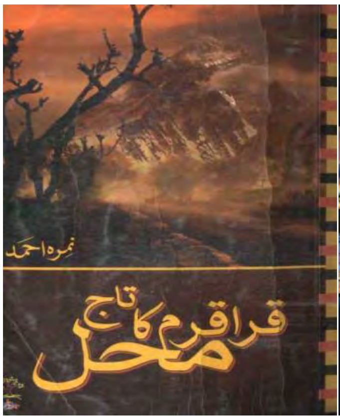

سبھی کو معلوم ہے کہ یہ میرا موبائل ہے اس میں کون سی انہونی بات ہے جسے تم لہرا لہرا کر مجھ پر اپنی برتری ظاہر کرنا چاہتے ہو۔ صاف ظاہر ہے جس وقت تمہارے آدمیوں نے مجھے اغوا کیا ہو گا تو یہ اس وقت میرے کوٹ کی اندرونی جیب میں تھا۔۔۔اس "میں کون سی آئن سٹائن کی سائنس چھپی ہوئی ہے یا تم مادام کیوری کی کوئی کیمیائی تھیوری پوچھ رہے ہو جس پر مجھے سوچنا چاہیے؟

اس میں انہونی بات یہ ہے کہ اس فون پر ایک کوڈ لگا ہوا تھا جس کی وجہ سے یہ لاک تھا لیکن تمہارے لئے یہ ایک بریکنگ نیوز ہے کہ اس کوڈ کو ہم نے ڈی کوڈ کر دیا ہے یعنی اب یہ اَن لاک ہو چکا ہے۔ میرے خیال میں تمہارے لئے اتنا ہی کافی ہے۔۔۔

"تو اس میں مجھے ہرگز کوئی حیرت نہیں ہوئی اور نہ ہی میرے لئے کوئی یہ بریکنگ نیوز ہے۔ اس میں چند عشقیہ قسم کے پیغامات ہیں جو مجھے میری کولیگ نے بھیجیں ہیں جو مجھ سے شادی کرنا چاہتی ہے اور اس کے علاوہ میری ایجنسی کے چند دوستوں کے فون نمبرز وغیرہ ہیں۔ تمہیں بلاوجہ اتنی تکلیف ہوئی اسے ڈی کوڈ کرنے میں معلوم نہیں اس کے پاس ورڈ کو ہیک کرنے کے لئے تم اس کے اوپر کتنے ہیکرز لگائے ہونگے مجھے بول دیتے تمہیں میں خود ہی بتا دیتا۔۔۔۔۔ دیکھو مسٹر ڈریگن تمہاری یہ چال بھی میں نے الٹا دی ہے۔ اس موبائل سے تمہیں کچھ نہیں ملنے لگا فون نمبروں سے تم کیا کر لو گے جو اب تک تم کچھ نہیں کر سکے۔ اس میں ایسی کوئی کام کی چیز نہیں ہے جس سے تم مجھے بلیک میل کر و یا مجھے کسی بھی حوالے سے ٹریپ کرنے کی کوشش کرو۔ میں کوئی دودھ پیتا بچہ نہیں ہوں کہ اپنے ملک کا کوئی سرکاری راز ایک موبائل میں لئے پھروں گا۔ اب تک میرے اغوا کی خبر بلیک ڈائمنڈ ایجنسی کے ہیڈ کوارٹر تک پہنچ چکی ہو گی سب نے میرے نمبرز بلاک کر دیئے ہونگے۔۔۔۔" میں نے بدستور مسکراتے ہوئے پر اعتماد لہجے میں اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا تو ایک بار پھر اس کی آنکھوں میں خون اتر آیا، اس کی ذہنی رو ایک بار پھر سے بھٹک گئی۔ اس کی آنکھوں میں انگارے اترے ہوئے تھے۔ اس نے اپنے پاس کھڑے ہوئے آدمیوں میں سے ایک کی طرف اشارہ کیا تو وہ اس کے مزید پاس ہو گیا۔

"ہنٹر اٹھاؤ اور شروع ہو جاؤ اور تب تک اس پر کوڑے برساتے رہو جب تک اس کی آنکھیں لال نہ ہو جائیں۔ اگر اس کی آنکھیں لال نہ ہوئیں اور ان میں سے پانی نہ نکلا تو تمہیں یہیں پر الٹا لٹا کر تمہاری کمر پر اتنے کوڑے برسائے جائیں گے کہ تمہاری آنکھیں لال ہو جائیں گی۔۔۔ چلو شروع ہو جاؤ۔۔۔۔۔" ابھی اس کی بات ختم ہوئی ہی تھی کہ ایک ملازم نے آکر اطلاع دی کہ اس کی

http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com

گولیاں کھانے کا وقت ہو چکا ہے۔ اس نے فوراً اپنی ہیٹ اتار کر اپنا سر کھجانا شروع کر دیا پھر اس نے اپنی ہیٹ کو دوبارہ اپنے سر پر رکھا اور اس بار قدرے نرم لہجے میں کہنے لگا۔

"ہاں یہیں پر لے آئو۔۔۔۔۔۔۔ مجھے ابھی کھانی ہیں" اب وہ مجھ سے نظریں نہیں ملا رہا تھا اس نے جس شخص کو کوڑا اٹھا کر میری آنکھیں لال کرنے کا حکم دیا تھا ایک بار پھر اس نے اپنا ہاتھ بلند کر کے اسے ایسا کرنے سے روک دیا۔

"رک جائو۔۔۔ اس عیار شخص کا ابھی ٹائم نہیں آیا بہت خوش قسمت ہے یہ۔۔۔۔۔" میجر ڈریگن کے ایسا کہتے ہی کوڑے بردار نے اپنا کوڑا واپس فرش پر پھینک دیا۔

"رک کیوں گئے میجر ڈریگن؟ تمہیں کس بات کا انتظار ہے؟ کیا تمہیں اپنے ساتھی پر بھروسہ نہیں ہے؟ یا مصالحت کرنے کا سوچ رہے ہو؟ میں نے محسوس کیا ہے کہ تم کافی انصاف پسند ہو تمہاری یہ ادا مجھے اچھی لگی ہے تو تم سے مصالحت ہو سکتی ہے کیا خیال ہے تمہارا؟"

"تم کچھ زیادہ ہی عیار بننے کی کوشش نہیں کر رہے؟ بہت خوش قسمت ہو کہ اب تک بچے ہوئے ہو اور پتہ نہیں میرے ذہن کو بھی بار بار کیا ہو جاتا ہے کہ میں تمہیں چھوڑ دیتا ہوں۔ تم مجھے بار بار تائو بھی دلا رہے ہو اس کے باوجود میں تمہیں نہ جانے کیا سوچ کر چھوڑ دیتا ہوں۔۔۔ بات تو تم نے معقول کی ہے تم سے مصالحت یقیناً ہو سکتی ہے۔۔۔۔۔" اس کے بعد اس نے اپنا چہرہ نیچے جھکا لیا پتہ نہیں اسے کون سی چیز اندر ہی اندر کاٹ رہی تھی۔ چند لمحے توقف کرنے کے بعد وہ پھر سے گویا ہوا:

"دیکھو ڈیوڈ میں اب تم سے صاف بات کر رہا ہوں اگر تم مجھ سے تعاون کرو گے تو میں تم سے وعدہ کرتا ہوں کہ تمہیں میرے آدمیوں نے جیسے اٹھایا تھا بالکل ویسے ہے صحیح سلامت واپس چھوڑ کر آئیں گے اور وہ بھی باحفاظت۔ لیکن اگر تم نے اپنی وہی ہیرا پھیری والا راستہ چنا تو پھر میرے ہاتھوں کو تمہارے اوپر چلنے سے کوئی نہیں روک سکتا۔ میں تمہیں صاف بتا رہا ہوں کہ کوڑے تو تم کھائو گے ہی کھائو گے ساتھ میں تمہیں اپنی جان سے بھی ہاتھ دھونے پڑیں گے اور میں تمہیں ایسی عبرتناک موت مارونگا کہ تمہاری روح صدیوں تک اسی کمرے میں بلبلاتی رہے گی اور تمہیں کبھی چین نصیب نہیں ہو گا۔ تم یہ بات خوب اچھی طرح سے جانتے ہو کہ میں نے تم سے بدلہ لینا ہے اور وہ میں لیکر رہونگا تم نے مجھے بے پناہ نقصان پہنچایا کہ پھر مجھے دوبارہ اٹھنے میں اتنا عرصہ لگ گیا۔ روسی حکومت نے مجھ سے اپنا ہاتھ چھڑا لیا میں کہاں کہاں نہیں دربدر پھرتا رہا مگر میری کسی نے کوئی پرواہ نہیں کی۔ یہ سب کچھ

میں کیسے بھول سکتا ہوں تم نے میری تنظیم کو تنکوں کی طرح بکھیر دیا۔ میں آسمان پر اڑ رہا تھا مگر تم نے مجھے زمین پر پٹخ دیا۔ تم سوچ نہیں سکتے کہ مجھ پر کتنا مشکل وقت آیا مجھے انڈر گرائونڈ جانا پڑا۔ لیکن اس سب کچھ کے باوجود میں ایک بار پھر سے اٹھا میں نے اپنی تنظیم کو پھر سے کھڑا کیا تو تم مجھ سے یہ توقع رکھتے ہو کہ میں تم جیسے انسان کو زندہ رکھ کر اپنے بقا کی جنگ جیت سکتا ہوں تو تمہاری یہ بھول ہے یہ غلطی میں ہرگز نہیں کروں گا۔۔۔ تمہارے جیسے شیطان کا سر میں ثواب سمجھ کر کچلنا پسند کروں گا۔"

"صاف صاف بولو میجر کے تم کیا چاہتے ہو؟ بہت پہیلیاں بجھوالیں تم نے اب سیدھا مدعے پر آئو اور یہ بات تم اپنے ذہن کے آخری گوشے میں محفوظ کر لو کہ میں جسمانی تشدد برداشت کرنے کی پوری صلاحیت رکھتا ہوں آزمائش شرط ہے کر کے دیکھ لینا شاید تمہیں تمہاری کسی ظلم و بربریت کرنے والی حِس کو سکون مل جائے۔ مگر جو بات میں نے نہیں بتانی تو نہیں بتانی تم چاہے میرے سامنے الٹا ہی کیوں نہ لٹک جائو۔ جو کچھ بھی کر لو تم ہزار جتن کر کے بھی مجھ سے کچھ نہیں اگلوا سکو گے یہ بات اٹل ہے لیکن یہ تو واضح کرو کہ آخر تمہاری ذہن میں ایسا کیا چل رہا ہے جس کو تم بتانے میں بار بار ہچکچا رہے ہو۔ جب تک بات کلیئر نہیں ہو گی تو گفتگو آگے نہیں بڑھ سکتی ممکن ہے میں کچھ تمہاری مدد کر پائوں۔ اس لئے تمہیں اب چاہئے کہ تم اپنے تمام پتے شو کر دو۔۔۔" میری بات ابھی درمیان میں تھی کہ اس کا ملازم ایک بار پھر کمرے میں داخل ہوا تو اس بار اس کے ہاتھ میں ایک ٹرے تھی جس میں ایک پانی کا گلاس اور چند ادویات رکھی ہوئیں تھیں۔۔۔ اس نے اچانک اپنا ہاتھ لہرا کر مجھے رکنے کا اشارہ کیا تو میں اپنی بات ادھوری چھوڑ کر اس کے منہ کی طرف دیکھنے لگ گیا۔ اس نے پہلے ایک گولی اٹھائی اور پھر اسے اپنی ہتھیلی پر رکھ کر منہ میں ٹپکاتے ہوئے پانی کا گلاس اٹھا کر اس میں سے ایک بڑا گھونٹ بھر کر پانی نگلا۔ چند لمحے توقف کے بعد اس نے ایک اور گولی اٹھائی اس کے ساتھ بھی وہی عمل دہرایا۔ چند ساعتوں کے لئے یہ عمل جاری رہا، گولی پے گولی اس کے منہ کے اندر جا رہی تھی اور وہ بار بار اپنا بڑا سا منہ کھول کر اپنے پیلے دانتوں کی اور بدبودار زبان کی نمائش کر تا تھا۔ خدا خدا کر کے وہ عمل ختم ہوا تو اس نے ملازم کو جانے کا اشارہ کیا اور خود گہرے گہرے سانس لینے لگا۔

میں نے کافی ٹھوس لہجے میں بات کی تھی تا کہ اگر اسے میرے بارے میں تھوڑا سا بھی شک تھا تو وہ دور ہو جاتا۔ کمرے میں کچھ دیر مکمل سکوت رہا پھر اس نے سر اٹھا کر میری جانب حسبِ سابق گھورنا شروع کر دیا میں نے بھی اس کی آنکھوں کے اندر اپنی نظریں گاڑھ دیں اور پھر وہاں سے ہوتا ہوا اس کے وجود میں اتر کے اس کے دلی جذبات، احساسات اور کیفیات کا اندازہ لگانے لگا۔ بڑی

http://paksociety.com

عجیب و غریب طبیعت کا مالک تھا۔ اس کی آنکھوں میں کئی پر اسرار رنگ آئے اور چلے گئے جنہیں میں کوئی مفہوم نہ پہنا سکا۔ کچھ دیر مزید گزر گئی مگر دونوں جانب سے کوئی بات چیت نہ ہوئی گویا وہ بھی مجھے تول رہا تھا کہ جو میں کہہ رہا ہوں آیا میں اس پر پورا اتروں گا بھی یا نہیں؟ کافی دیر کے بعد جب وہ اندر ہی اندر شاید کسی خاص نکتے پر پہنچا تو اس نے مجھے مخاطب کرتے ہوئے کاٹ کھانے والی خاموشی کو بالآخر توڑا:

"ڈیوڈ تمہارے اس مستحکم رویہ نے مجھے بہت زیادہ تذبذب کا شکار کر دیا ہے میرے خیال میں تمہیں کرنل اشر کے پاس نہیں بلکہ میرے ڈریگن گروپ میں ہونا چاہیے تھا خیر یہ سب قسمت کے کھیل ہیں اور قسمت سے ایک حد تک لڑا جا سکتا ہے اس سے زیادہ نہیں اس کے بعد اس کی مرضی وہ جس کے نصیب میں مہربان ہو جائے اور اگر چاہے تو کسی کا نصیب ہی کھوٹا کر دے۔۔۔ تمہاری پروفائل میں ایک بات یہ بھی لکھی ہوئی ہے کہ جب ایک بار تم نے کرنل کی ایجنسی جوائن کر لی تو اس کے بعد تم اپنی وفاداری کبھی تبدیل نہیں کر سکتے اور تمہاری یہی عادت مجھے مجبور کر رہی ہے کہ میں نے جو سوچا ہے اس پر عمل کر لوں۔ تم اپنے ارادے کے پختہ ہو جب ایک بات دل میں ٹھان لو تو پھر اس سے پیچھے نہیں ہٹتے ہو۔ میں صاف صاف بات کرونگا کہ مجھے وہ فلم چاہے جو تمہارے باس نے برطانیہ سے حاصل کی تھی۔۔۔ اگر تم نے انکار کیا تو مجھے گھی الٹی انگلی سے بھی نکالنا آتا ہے۔ وہ میرے ملک کی امانت ہے مجھے وہ واپس چاہیے ہر صورت میں۔۔۔"

"تو تمہیں اتنی بڑی تمہید باندھنے کی کیا ضرورت تھی آخری بات پہلے کر دیتے تو سارا مسئلہ ہی ختم ہو جاتا۔ نہ بات کوڑوں تک پہنچتی اور نہ ہی تمہاری اور میری بلاوجہ کی منہ ماری ہوتی۔ تمہیں چاہیے تھا کہ سیدھ مدعے پر آتے۔ خیر اب جیسے تم نے صاف گوئی سے اپنا مقدمہ پیش کرنے کی کوشش کی ہے اسی طرح میں بھی تمہیں صاف صاف اپنی بات کرتا ہوں کہ اول تو مجھے اس مائیکرو فلم کا کچھ پتہ ہے کہ وہ اس وقت کہاں ہے۔ میں نے اسے بلیک ڈائمنڈ ایجنسی کے ہیڈ کوارٹر تک ضرور پہنچایا تھا مگر اس کے بعد میرا تعلق واسطہ ختم ہو گیا۔ وہ میرا درد سر نہیں تھی اب یہ کرنل اشر جانے اور اس کا کام کہ وہ اس مائیکرو فلم کا کیا کرتا۔ اس کے بعد دوسری اور آخری بات بھی سن لو کہ اگر مجھے اس فلم کا پتہ بھی ہو تب بھی میں تمہیں بتانے کا مجاز نہیں ہوں اب یہ میرے ملک کی حکومت کا راز ہے سو یہ ارادہ اپنے دل سے نکال دو۔ تم جیسا کہ میری پروفائل خوب اچھی طرح سے پڑھ چکے ہو تو تمہیں اب مجھ سے اس معاملے پر مزید بحث نہیں کرنی چاہیے تم جانتے ہو کے اس میں تمہیں ناکامی کے سوا کچھ نہیں ملے گا۔ میں تمہاری سوچ سے زیادہ مضبوط

http://paksociety.com

پاک سوسائٹی پر موجود مشہور و معروف مصنفین

عُمیرہ احمد	صائمہ اکرام	عُشنا کوثر سردار	اشفاق احمد
نمرہ احمد	سعدیہ عابد	نبیلہ عزیز	نسیم حجازی
فرحت اشتیاق	عفت سحر طاہر	فائزہ افتخار	عنایت اللّٰہ التمش
قُدسیہ بانو	تنزیلہ ریاض	نبیلہ ابر راجہ	ہاشم ندیم
نگہت سیما	فائزہ افتخار	آمنہ ریاض	مُمتاز مُفتی
نگہت عبدُاللّٰہ	سباس گُل	عنیزہ سید	مُستنصر حُسین
رضیہ بٹ	رُخسانہ نگار عدنان	اقراء صغیر احمد	علیمُ الحق
رفعت سراج	اُمِ مریم	نایاب جیلانی	ایماے راحت

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام پر موجود ماہانہ ڈائجسٹس

خواتین ڈائجسٹ، شُعاع ڈائجسٹ، آنچل ڈائجسٹ، کرن ڈائجسٹ، پاکیزہ ڈائجسٹ، حناء ڈائجسٹ، رِدا ڈائجسٹ، حجاب ڈائجسٹ، سسپنس ڈائجسٹ، جاسُوسی ڈائجسٹ، سرگُزشت ڈائجسٹ، نئے اُفق، سچی کہانیاں، ڈالڈا کا دسترخوان، مصالحہ میگزین

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام کی شارٹ کٹس

تمام مُصنفین کے ناولز، ماہانہ ڈائجسٹ کی لسٹ، کِڈز کارنر، عمران سیریز از مظہر کلیم ایم اے، عمران سیریز از ابنِ صفی، جاسُوسی دُنیا از ابنِ صفی، ٹورنٹ ڈاؤنلوڈ کا طریقہ، آن لائن ریڈنگ کا طریقہ،

ہمیں وزٹ کرنے کے لئے ہمارا ویب ایڈریس براؤزر میں لکھیں یا گُوگل میں پاک سوسائٹی تلاش کریں۔

اپنے دوست احباب اور فیملی کو ہماری ویب سائیٹ کا بتا کر پاکستان کی آن لائن لائبریری کا ممبر بنائیں۔

اِس خوبصورت ویب سائٹ کو چلانے کے لئے ہر ماہ کثیر سرمایہ درکار ہوتا ہے، اگر آپ مالی مدد کرنا چاہتے ہیں تو ہم سے فیس بک پر رابطہ کریں۔۔۔

ارادوں کا مالک ہوں۔۔۔۔۔۔۔" وہ میری بات غور سے سنتا رہا اور پھر مجھ سے کچھ کہنے کے بجائے اپنے ساتھی کو روسی زبان میں کچھ کہا تو وہ اپنا سر ہلاتا ہوا خاموشی سے کمرے کا دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔ اس کے جاتے ہی آٹو میٹک دروازہ ایک بار پھر بند ہو گیا۔ اب میجر ڈریگن ایک بار پھر مجھے گھور رہا تھا۔ اس کی آنکھوں میں ایک بار پھر سرخی اتر آئی تھی۔ چونکہ گھی سیدھی انگلی سے نہیں نکل رہا تھا اب وہ اپنی انگلی ٹیڑھی کر کے نکالنے کے چکروں میں تھا۔ میں بھی خاموشی سے اسے برابر گھورے جا رہا تھا۔ کچھ دیر اسی طرح گھورنے کا سلسلہ چلتا رہا۔ سیکنڈ منٹس میں تبدیل ہو رہے تھے اور کمرے کا ماحول ایسا تھا کہ جیسے سب کو سانپ سونگھ گیا ہو۔ سبھی خاموش تھے کہ پھر اسی خاموشی کو میجر ڈریگن کے آدمی نے دروازہ کھول کر توڑا۔ اس کے ہاتھ میں ٹیلی فون تھا جس کے پیچھے ایک لمبی سی تار لگی ہوئی تھی۔ وہ اسے لئے انتہائی مدبانہ انداز میں میجر ڈریگن کے سامنے کھڑا ہو گیا۔ جبکہ فون کو دیکھتے ہی میجر نے مجھ سے نظریں ہٹا کر ایک نظر فون کو دیکھا اور دوسری نظر اس نے اپنے آدمی پر دوڑائی پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر فون کا ریسور اٹھا لیا۔ اس کے بعد وہ میرے موبائل سے ایک نمبر نقل کر کے اسے اپنے فون پر ڈائل کرنے لگا۔ جوں ہی دوسری طرف سے رِنگ جانے لگی میجر نے اچانک ہی اپنا ہاتھ بلند کر کے ایک نا معلوم اشارہ کیا تو میرے ساتھ کھڑے ہوئے اس کے ایک اور آدمی نے اپنی پینٹ کی اندرونی جیب سے ایک سیاہ کپڑا نکال کر میرے منہ پر مضبوطی سے باندھ دیا۔ تاکہ دورانِ گفتگو میں کسی بھی قسم کا شور شرابہ یا کوئی بھی اشارہ نہ کر سکوں۔ اس عرصے میں اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا تھا لائن ملتے ہی دوسری طرف سے کرنل اشر کی آواز آئی:

"یس کرنل اشر اسپیکنگ۔۔۔۔۔"

"تمہارا پرانا ہمدرد میجر ڈریگن بول رہا ہوں شاید تمہیں یاد ہو اگر نہیں یاد تو میری آواز سن کر ضرور یاد آ جائے گا اگر پھر بھی یاد نہ آیا تو یہ تو لازمی یاد ہو گا ناں کہ روس میں تمہاری ہڈیاں کس نے کھڑکائی تھیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہاہاہا۔۔۔۔۔ہوتا ہے ہوتا ہے کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا ہے انسان ہو ناں اور عمر کا بھی تقاضہ ہو گا باتیں بھول جاتی ہو نگی کوئی نہیں اب یاد آ جائیں گی۔ یقیناً تم اس وقت اپنے ہونہار لڑکے کی وجہ سے پریشان ہو گے؟؟ اب تم خود ہی سوچو جب وہ ایسے گل کھلائے گا تو اس کی شامت تو آئے گی ناں کہ نہیں؟ میں چاہوں گا کہ تمہاری پریشانی میں کسی حد تک دور کر دوں وہ اپنے چچا میجر ڈریگن کے پاس ہے اور بخیر و عافیت ہے۔ یعنی بالکل محفوظ ہے تو تمہیں اس کی فکر کرنے کی کوئی ضرورت نہیں، لیکن اس کی زندگی تمہارے تعاون سے مشروط ہے۔ اگر تم چاہو تو

اپنے ہونہار ایجنٹ کی زندگی ضائع ہونے سے بچاسکتے ہو اور ہزار بار سوچ سمجھ کر جواب دینا کیوں کہ میں نے ابھی پچھلے بدلے بھی چکانے ہیں۔ اگر تم نے مجھے میرے مطلب کی چیز پہنچادی تو تمہیں تمہارا لڑکا بغیر کسی توڑ پھوڑ کے مل جائے گا اور وہ بھی صحیح سلامت کیوں ہے ناں مزے کی بات؟ لیکن اگر تم نے مجھے میری مطلوبہ چیز نہ پہنچائی تو میرے پاس اس کے بعد دو ہی حل ہونگے ایک یہ کہ میں اسے اس کی زندگی سے ہمیشہ کے لئے آزاد کر دوں یا پھر اسے رہتی دنیا تک بھکاری بنا کر اسے مزید کسی کام کرنے کے قابل نہ چھوڑوں۔ اب فیصلہ تمہارے ہاتھ میں ہے اور اگر چاہو تو میں تمہاری مکمل طور پر تسلی بھی کرواسکتا ہوں مگر میری شرط برقرار ہے ---"

"مسٹر ڈریگن اس لمبی چوڑی تقریر کا مجھ پر کوئی اثر نہیں ہوا، میں سمجھا تم نے کسی اہم کام کے سلسلے میں مجھے یاد کیا ہے۔ میرا اتنا قیمتی وقت برباد کرنے کے لئے شکریہ۔ ڈیوڈ اب میرے کسی کام کا نہیں رہا چاہو تو اسے بھکاری بنادو یا پھر سرکس میں کسی مداری کے ساتھ اسے کھڑا کردو میرا اس سے کوئی تعلق واسطہ نہیں ہے۔" دوسری طرف سے کرنل اشر کی حسبِ توقع بے حد بے رخی سی آواز جیسے اسے واقعی میجر ڈریگن کے فون کرنے پر افسوس ہوا ہو اور اس کا وقت برباد ہوا ہو۔

"تمہاری بلیک ڈائمنڈ ایجنسی میں اگر کوئی ڈائمنڈ ہے تو وہ ڈیوڈ ہے میں نے بہت سوچ سمجھ کر اپنے پتے لگائے ہیں۔ میں اس کھیل کا پرانا کھلاڑی ہوں اتنی آسانی سے تم مجھے چلتا نہیں کر سکتے۔۔۔" میجر ڈریگن نے گہرا سانس لیتے ہوئے کہا۔

"مسٹر ڈریگن تمہارے پتوں کی میرے سامنے کوئی حیثیت نہیں ہے اور مجھے ان سے کوئی سروکار نہیں۔ تم چاہے نئے کھلاڑی ہو یا پرانے میری بلا سے میرے سر سے اترو اب۔۔۔ پتہ نہیں میں کہاں مصروف تھا میرا سارا پلان ہی گڑبڑ کر دیا تم نے۔۔۔ اب تم فون رکھو گے بھی یا میں تمہیں دو چار ٹھنڈی گرم سناؤں تب جاکر تمہارا ہوش ٹھکانے آئے گا۔ تم نے جو کرنا ہے وہ کرو یہ میرا دردسر نہیں ہے۔ اب سے ڈیوڈ تمہارا ہوا تم جو کرسکتے ہو وہ کرلو اس کے ساتھ۔۔۔۔"

"لگتا ہے کہ ابھی میں نے تمہارے ساتھ پورے پتے شئیر نہیں کئے تبھی تمہاری یہ اچھل کود بند ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی۔ میں اونچی پرواز کرنے والے پرندے کے پر کاٹ دیا کرتا ہوں اور مجھے یہ تمہاری گفتگو ایک آنکھ نہیں بھا رہی۔ اب تیار ہو جاؤ میں تمہیں بتانا چاہتا ہوں۔ تمہاری جان جس چیز میں بند ہے وہ چیز میرے قبضے میں ہے۔" یہ کہتے ہی اس نے اپنی جیب سے چند فوٹو

http://www.paksociety.com

گرافس نکال لیئے اور انہیں میرے سامنے لہرانے لگا۔ انہیں دیکھ کر میری آنکھوں میں قدرتی طور پر ایک تیز چمک پیدا ہوئی جو اس بات کی طرف اشارہ تھا کہ انہیں میں نے پہچان لیا ہے۔

"اچھا تعجب ہے کہ تم اب بھی کچھ دکھانا چاہتے ہو؟ یعنی تمہاری ٹوکری میں اب بھی کوئی نہ کوئی خرگوش چھپا بیٹھا ہے۔ شو کرو ذرا مجھے بھی تو پتہ چلے۔ ویسے میرے خیال میں تمہاری اب اتنی پوزیشن نہیں رہی کہ تم مجھے کچھ شو کرا سکو تم ہار چکے ہو۔ میں نے تمہارا شو چلنے سے پہلے ہی فلاپ کر دیا ہے۔۔" دوسری طرف سے چہکتی ہوئی آواز آئی۔ مگر جلد ہی کرنل اشر کا یہ چہکنا بند ہونے والا تھا۔ کیونکہ اب جو وہ پتہ پھینکنے والا تھا وہ کرنل اشر کو جیتے جی مار دیتا۔ یہ آخری پتہ جو وہ پھینکنے والا تھا وہ واقعی ترپ کا پتہ ثابت ہوتا۔۔۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

(جاری ہے)

آپکی قیمتی رائے کا انتظار رہے گا۔۔

http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com